REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

یکم جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔	نمبر ۲۶

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

۱۔ مبشروں کے واسطے

۱۔ مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر +
۲۔ علم الارض ۸ر +
۳۔ بائبل کی تواریخ (ابلیکی) ۱عہ +
۴۔ شاگرد کی مسیحی زندگی ۱۲ر +
۵۔ پاسٹر شپ ۶ر +
۶۔ معجزات مسیح عہ +
۷۔ واعظین از مسیحی حصہ اول و دوم و سوم عہ +
۸۔ مسیح ابن اللہ ۲ر +
۹۔ نجات کی تعلیم ۱۲ر +
۱۰۔ تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +
۱۱۔ مسیح کا نمونہ ۸ر +
۱۲۔ خاندانی فرائض ۱۲ر +
۱۳۔ اگسٹین کے اقرارات عہ +
۱۴۔ اثمار شیریں ۴ر و ۱۲ر +
۱۵۔ عیسائی مسافر عا +
۱۶۔ راہ زندگی ۱۲ر +
۱۷۔ اصلاح تمدن ۵ر +
۱۸۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۱۹۔ ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +
۲۰۔ موازنہ مذاہب ۸ر + رومن
۲۱۔ گنجینہ اسلام ۸ر + رومن
۲۲۔ سمپردائے ۶ر و ۸ر +
۲۳۔ دین حق کی تحقیق ۳ر +
۲۴۔ میزان الحق ۴ر +
۲۵۔ کشف القرآن ۶ر +
۲۶۔ کشف الحقائق ۸ر +
۲۷۔ روح سے معمور زندگی ۴ر +
۲۸۔ طریق دعا +
۲۹۔ بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے
۳۰۔ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +
۳۱۔ خدا کی ہستی ۱۲ر +
۳۲۔ حقیقت مسیح ۸ر +
۳۳۔ حیات مسیح ۱۲ر +
۳۴۔ الکنڈی ۱۲ر +
۳۵۔ القاب مسیحی ۴ر +
۳۶۔ عقائد اسلامیہ ۱۰ر +
۳۷۔ اوراد سیرت المسیح ۸ر +
۳۸۔ بائبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +
۳۹۔ گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ وحکومت ۸ر +
۴۰۔ مسیح کے خاص دوست ۸ر +
۴۱۔ راہ نجات ۴ر +
۴۲۔ راحت القلوب ۲ر +

۴۳-عہد جدید ۸ر +
۴۴-حیات پولوس ۴ر +
۴۵-ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶-تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷-تاریخ روم ۸ر +
۴۸-ایک چینی سیّاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹-مشاہیر عالم ۴ر +

۲-خاندان کیلئے کتابیں

۱-تاریخ مصر ۸ر +
۲-مرقعہ روس ۸ر +
۳-یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴-مارکو پولو-۸ر +
۵-سکندر اعظم ۲ر +
۶-یونانی تاریخ ۶ر +

۷-انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸-روضتہ الکبرا ۶ر +
۹-سیر ہندوستان عہ +
۱۰-شہیدان کار تمیچ ۱۲ر +
۱۱-بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲-بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳-چارلس ایچ-سپرجن کی سوانح عمری قیمت ۱ر +
۱۴-ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت-قیمت ۳ر +
۱۵-جاپان کے حالات ۳روہ ۸ر +
۱۶-طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷-رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸-مرقع جاپان ۸ر +
۱۹-مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰-ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳-بچوں کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱-ایلیس رفیق صلیب ۸ر +
۲-تلاش حق اردو و رومن ۳ر۶ر +
۳-رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴-شریف بیبیاں ۳ر۶ر +
۵-سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶-عزت بمثال ۵ر و ۸ر +
۷-چندر لیلا ۶ر +
۸-ابن حور ۸ر +
۹-زرّین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰-شعاع نور حصّہ اوّل و دویم ۵ر
۱۱-چھلنی اور کرونا ۴ر +
۱۲-یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر +
۱۳-تارا کا احوال ۳ر +
۱۴-شاہزادہ بن داؤد حصّہ اول و دویم عہ +
۱۵-کلیان اور رایا کا قصّہ ۲ر +

۱-انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲-اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳-زراعتی اصلاح ۱ر +
۴-صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵-افلاس ہند کے قابل علاج واسباب ۱ر
۶-آئینہ قرآن ۶ر +
۷-بیداری کے گیت-رومن ۱ر +
۸-مسیح کی تعلیم-رومن اُردو ۱۲ر +
۹-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۲پائی

۱۰-رسالہ اظہار الحق ۱ر +
۱۱-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے-۳پائی +
۱۲-یسوع مسیح کون تھا-۱ر +
۱۳-آرشیوں کا آبائی وطن-۲ر +
۱۴-اسلام میں مسیح ½ر +
۱۵-خدائے اسلام-۲ر +
۱۶-ینابیع القرآن-۳ر +
۱۷-الکفارہ-۶پائی +

۱۸-دین اسلام-۱ر +
۱۹-روس صاحب کے رسالے ۲۰عدد قیمت فی عدد ۳پائی +
۲۰-ینابیع الاسلام-۸ر +
۲۱-فوز التعظیم-۲ر +
۲۲-دولت لازوال-قیمت ۳ر و ۵ر و ۸ر +
۲۳-چندر لیلا گورکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-



نورافشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

یروشلم میں ٹیڈش اخبار شایع ہونا شروع ہوا تھا۔ مگر لوگوں نے علاوہ اُس کا مکان وغیرہ مسمار کر دیا۔ وہ کہنے لگے کہ اس زبان سے یہ ملک اور پاک شہر ذلیل ہوگا۔ تعصب!

پروفیسر لوول اور امریکہ کے نجومی کہتے ہیں کہ مارس ستارے میں اکثر نہریں ہیں جنکی ساخت بڑی عجیب ہے۔ اور وہ قدرتی ہیں صاحب موصوف نے اُن کا نقشہ اُتارا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس ستارے میں جنگل نہریں اور دوسرے عجائبات ہیں۔

ایک عجیب شادی ولایت میں ہوئی ہے جو شیر کے پنجرے میں ہوئی ہے دولہا دولہن اور پادری صاحب شیر کے پنجرے میں اندر گئے جہاں چھ شیر تھے اور وہاں نکاح ہوا۔ اس تماشہ کو دیکھنے کے لئے ہزارہا خلقت موجود تھی۔

ہنیری ہشتم کی موت کے بعد جس کو اب عنقریب کئی سو برس گذرے ہیں جارج پنجم انگلستان کے تخت پر پہلا بادشاہ ہے جن کی ملکہ بھی ایک انگریز ہے۔

یونائیٹڈ کنگڈم سے سال گذشتہ میں ۰۰۰،۷۰،۴۳ ٹن کوئلہ باہر گیا۔ جو سال ماسبق سے ۰۰۰،۸۰،۵ ٹن زیادہ ہے۔

سوداگر پیشہ لوگوں کا بھی امتحان ولایت میں ہوتا ہے جن میں سے ۴۰۰ کو سرٹیفکیٹ ملے ہیں۔ اور اُنکے ناموں کے آگے

ایف۔ جی۔ آئی اور ایم۔ جی۔ آئی لگائے جاتے ہیں۔

ٹیوبرکیولوسس کے ۷۰،۱۹ مریض ہر سال شہر لندن میں پائے جاتے ہیں۔ ہر مریض کے پیچھے وہاں پر ایک آدمی کثرت مرض سے مرتا ہے۔ اور لندن میں ہر پانچ منٹ میں اس مرض سے ایک مرتا ہے۔

۱۹۰۹ء میں ملک جرمن میں ۰۰۰۰۰،۴۴ پوسٹ کارڈز خرچ میں آئے انگلینڈ ۰۰۰۰۰،۸۲،۳ برٹش انڈیا ۰۰۰۰۰،۴ ملک روس میں ۰۰۰۰۰،۱۲۱ اور فرانس میں ۰۰۰۰۰،۱۰ پوسٹ کارڈز خرچ ہوئے۔

مقام چندوسی میں ایک شخص بنام رسول کے گھر میں ایک بکری نے ایک بچہ دیا جس کا چہرہ آدمی کا تھا لیکن صرف پیشانی کے بیچ ایک آنکھ تھی بیمیاہا اور دودھ پیتا تھا۔ مگر دیر تک زندہ نہ رہا۔

میونسپلٹی لاہور نے فری پرائمری تعلیم کی اصلاح منظور کی تھی لیکن گورنمنٹ نے نہیں مانا ہے۔

کورٹ آف وارڈز لاہور کے محرر اور چپراسی پر ۳ ہزار کے غبن کی فرد جرم لگائی گئی ہے۔

لاہور میں ایک شخص مسمی رگھناتھ المعروف جگناتھ کو بپاداش دفعہ ۳۰۲ چودہ سال کی سزا ہوئی۔

دہلی میں ایک بگی ٹریوے ہانکنے والے کو تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ایک لڑکی کچلکر مرگئی تھی۔

بازار کلکتہ میں ایک پولیس کانسٹبل کو زد و کوب کرنے کی پاداش میں چار گورے پکڑے گئے۔

بمبئی میں راج کوٹ کے مختیار کے منشی تلسی رام کو جرم خیانت دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

ڈاکخانہ الہ آباد کے گھوڑوں کے ٹھیکہ دار کو ۲۰ روپیہ جرمانہ ہوئے کہ بیمار جانور بہم پہونچایا تھا۔

لاہور کے ٹون ہال میں ملک معظم مرحوم کی یادگار کے چندے کے لئے ایک بارونق کمیٹی کی گئی جس میں اوسط ۱۱ ہزار روپیہ جمع کیا گیا۔ رائے سوہن لعل بہادر نے ۵۰۰۰ کا اور نواب فتح علیخاں صاحب بہادر نے ۳۰۰۰ کا وعدہ فرمایا اور چندہ جمع کرنے کے لئے دو کمیٹیاں مقرر کی گئیں ایک صدر لاہور میں گھر گھر پھر کر چندہ وصول کریگی اور دوسری کمیٹی ضلع کے دیہات میں اور اسی طرح ہندو[illegible] کے چندہ جمع کرینگے اور اس کے بعد یادگار قایم کیجاوے گی۔

شملہ میں حضور لارڈ منٹو کے زمانہ کی رپورٹ تیار کرنے کا حسب ضابطہ حکم دیا گیا ہے۔

لاہور کی تحصیل شکرگڈھ میں عام ناراضی ہے کہ سرکار اسکو گورداسپورہ میں شامل کیوں کرے۔

پنجاب سے غلہ گیہوں کی برآمد بہت کم ہے اور اسکے ایسے مترجم ہونے پر ریلوے نے ایک ہفتہ میں چھ لاکھ کی کمی بھگتی ہے

بمبئی میں ملک معظم مرحوم کا چندہ یادگار ۰۰۰،۲۵ تک پہونچا ہے مہاراجہ صاحب بوبلی نے ۵۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔

مرحوم ملک معظم کی یادگار لندن میں بصرف ۱۰ لاکھ قایم کرینگے ہندوستان میں بھی اپیل کیجاویگی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۶

۱۔ خداوند یسوع مسیح کی بلندی اُس کی ذات کی اصلیت سے ظاہر اور واضح ہوتی ہے۔ وہ خالق و مالک ہوکر خود ہی عالموں کا بنانیوالا اور تمام کو برقرار رکھنیوالا ہے وہ دنیا اور اس کی تمام کائنات کا ظہور میں لانیوالا اور اُس کا مبدا ہے۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اُس سے بڑھکر کوئی بلند و بالا ہو سکتا ہے؟

۲۔ اُس کی بلندی اُس کے مختلف ذاتی اور صفاتی ناموں سے جنکا ذکر پیچھے ہو چکا ہے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ نہ انسان ایسے ناموں کا مستحق ہے اور نہ وہ اُس پر موزوں ہو سکتے ہیں پر یہ تمام یسوع مسیح پر حق ٹھہرتے ہیں۔

۳۔ پھر اُس کی بلندی اُسکے الٰہی کاموں سے جس کے ذکر سے انجیل مقدس بھری ہوئی ہے صاف معلوم ہوتی ہے۔ اور محقق کو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

۴۔ اُس کی بلندی اُس کے بلند خیالات اور اعلیٰ و افضل تعلیم سے اظہر من الشمس ہوتی ہے جسکے تابل اس وقت کے یہودی عالم تھے جو علانیہ اقرار کرتے تھے کہ اسکے موافق کسی نے کلام نہیں کیا اور فی زمانہ ہر مذہب و ملت کے لوگ بہبات کی شہادت دینے کو موجود ہیں کہ یسوع مسیح کا کلام لاثانی ہے۔

ہمارے ملک میں سرکار انگلشیہ کی بدولت اعلیٰ ذاتونکو جو جو فوائد محکمہ تعلیم سے پہنچ چکے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں پر سخت افسوس آتا ہے کہ ادنے ذاتیں جنکا شمار لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں ہے۔ ان فوائد سے محروم نظر آتی ہیں حالانکہ گورنمنٹ کا منشا ہرگز نہیں تھا کچھ بات ہوئی کہ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بمبئی میں ایک عالیشان جلسے میں اس مضمون پر ایک نہایت برجستہ تقریر کی تھی جسکا لب لباب یہ تھا کہ ہماری ۲۹ یا ۳۰ کروڑ آبادی میں ۵ کروڑ ادنی ذاتیں ہیں جو کہ ہمارے لئے ایک بدنما دھبہ ہے اور اس وقت زور سے یہ مشکل ہمارے سامنے پیش ہورہی ہے کہ کس طرح ان رذیل قوموں کو اٹھایا جاوے۔ یہ نہایت یاس انگیز نظارہ ہے کہ باوجود یونیورسٹی طریقہ تعلیم کو رائج ہوئے پچاس سال گزر چکے ہیں مگر یہ قومیں اسی حالت پستی میں ہیں جس طرح کہ پہلے تھیں۔ اس کی وجہ ان میں سپرٹ کی کمی اور پبلک لائف سے تنہائی وغیرہ ہے اور ان کی یہ ادھوگتی ہم کو پچاس سالہ تعلیم کے بعد محسوس ہونے لگی ہے۔ ان میں حب الوطنی کا جوش ہونا چاہئے اور وہ جوش ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ غلط رستہ کو نہ چھوڑیں ذات پات کی قیود کو توڑنے اور باہمی رشتہ ناطہ کرنے کے متعلق اس قسم کی تعلیم سے کئی دفعہ گونج اٹھ چکی ہے لیکن یہ آواز انکو اس کے عمل کے لئے ممد نہیں ہوسکتی۔ یہ تین ضروری باتیں عمل میں آنی چاہئیں تعلیمی صنعتی اور سوشل کام اس وقت اعلیٰ ذاتیں انکو اپنے ساتھ شامل کرنا تو درکنار اُنکے ساتھ چھونا بھی نہیں چاہتیں ہیں لیکن جب ان میں تعلیم پھیل جائیگی اور صنعت و حرفت اُن کے ہاتھ میں پہنچ جائیگی اسوقت سوسائٹی خود بخود ان کو اپنے ساتھ شامل کرنے پر مجبور ہوگی جن ادنے ذاتوں کو لوگ پہلے چھونا نہیں چاہتے تھے۔ ان کے عیسائی ہوجانے پر اُن سے مصافحہ کرنا باعث فخر خیال کر رہے ہیں عیسائی پہلے انکو تعلیم دیتے ہیں پھر کسی اعلیٰ پیشہ پر لگاتے ہیں جس سے سوسائٹی کو خواہ مخواہ ان سے ملنا پڑتا ہے آنریبل مسٹر گوکھلے کا فرمانا بالکل درست ہے۔ کیونکہ بلحاظ ذات کے کوئی تفرقہ جائز نہیں ہے ایک امر میں جس طرح ایک ذات کسی بات سے فایدہ اٹھا رہی ہے دوسری قوم بھی وہ فایدہ حاصل کرنیکا حق ویسا ہی رکھتی ہے۔ مگر حال یہ ہے کہ چونکہ یہ رذیل قومیں اعلیٰ ذات والے لوگوں کیساتھ ملکر بیٹھ نہیں سکتیں تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان مدرسوں میں اعلیٰ ذاتوں کے ساتھ بیٹھکر تعلیم حاصل کریں جو اُن کو چھونے تک کے روادار نہیں ہیں اور اسی لئے وہ بے چارے پیچھے کے پیچھے رہے ہوئے ہیں اور دوسرے ان لوگوں نے اپنے آپ کو خود بھی حد درجے کا رذیل سمجھ رکھا ہے کہ وہ اس حالت سے اٹھنا چاہتے بھی نہیں ہیں۔ پر اگر ملک کی توجہ ان بے چارے دبے ہوئے بے کسوں کی طرف لگ جاوے تو ہو سکتا ہے کہ ان کی حالت بہتری کی طرف رخ کر سکے سچے مذہب اور حقیقی ہمدردی کا تقاضہ یہ ہے کہ سب کو یکساں حق ملے نہ کہ کوئی دیدہ و دانستہ جبر سے محروم رکھا جاوے مگر آنریبل مسٹر گوکھلے صاحب جو عیسائیوں کی ان کو بہتر بنانے کے طریقے کو بیان فرماتے ہیں اس میں ایک اور بھید ہے جس کو وہ غیر مسیحی ہونے کی وجہ سے نہیں سمجھتے وہ بھید صرف ان کو تعلیم دینے میں نہیں ہے بلکہ اُن کو ایک زندہ شخص ربنا المسیح کے ساتھ جو زندگی کا سوتا ہے ملا دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اپنے معجزانہ طاقت اور اثر سے اُن کی گری ہوئی حالت کو اٹھاتا ہے۔ اور اُن کو اپنی الٰہی طاقت سے سرفرازی بخشتا ہے۔ ورنہ انسانی حکمتیں خواہ کتنا کچھ بنانا چاہیں ناکامیاب نظر آتی ہیں۔

ریویوز

رابنسن کروسو۔ یہ ایک بڑا مشہور دلکش اور پرنصیحت ناول ہے جسکے ترجمے اکثر زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ اب ہندی زبان میں یہ ناول کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یونائیٹیڈ ونس برانچ کی طرف سے شایع ہوا ہے۔ عمدہ ہندی ٹائپ سے اچھے کاغذ پر چھپا ہے۔ چھوٹی تختی کے ۲۸۲ صفحوں کی یہ کتاب ہے جس کی قیمت صرف ۱۲ر رکھی گئی ہے۔ جو نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتی ہے گندے لٹریچر کے مقابلے میں یہ ناول ایک بے نظیر اور دلچسپ ہے ہندی خواں ضرور اسکو منگوا کر پڑھیں۔

صحف الجدید۔ اس نام کی کتاب ہمارے بزرگ پادری سی۔ ایچ دلٹی صاحب بہادر ہور سیمنری کی تصنیف اور تالیف ہے صاحب موصوف نے اس کتاب کے تیار کرنے سے اُردو خوان مسیحیوں پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔ اور نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی نے بھی اس کے شائع کرنے سے ایک بڑی اعلےٰ خدمت انجام دی ہے۔ اس میں چار انجیلوں اور کتاب اعمال الرسل پر تمہیدی خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ جنکا جاننا ہر ایک مسیحی کو از حد ضروری ہے۔ اس قسم کی کتابوں کا زبان انگریزی میں تو بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر اُردو میں ایسی کتابیں کمیاب ہیں اور اُن کی بڑی ضرورت ہے۔ صاحب موصوف نے اس کے لکھنے سے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ سب باتوں کے لحاظ سے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اس کے ۱۹۰ صفحے ہیں اور قیمت صرف ۱۲ ہے۔ جو نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتی ہے۔ اُمید ہے کہ انجیل کے تمام خطوط پر بھی اس قسم کی کتابیں بشرط فرصت لکھینگے۔ کیونکہ یہ پہلا حصہ لکھا گیا ہے ضرور اس کا دوسرا حصہ بھی شائع ہوگا صاحب موصوف آجکل ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ مگر جلد واپس آئیں گے اور تب اس مفید کام کو انجام دینگے۔

شانتی۔ اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار بمقام راولپنڈی سے جاری ہوا ہے۔ اس کا تیسرا نمبر بغرض ریویو ہمارے پاس آیا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے یہ ایک خاصہ اچھا اخبار ہے اور ویدک دہرم کی سرگرم اُمنگ سے بھرا ہوا آرین سپرٹ کا عمدہ آرگن ہے۔ کاغذ اور چھپائی کے لحاظ سے عمدہ ہے اور کسی بات میں دیگر اخبارات سے کم نہیں ہے بلکہ بہتوں سے بہتر ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ دعام ۱۲ صفحوں کا اچھا اخبار ہے۔ شائقین کے مطالعہ کے لائق ہے۔

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ کیا مسیحی صاحبان دنیا کی تاریخ میں ایسی وفاداری اور جاں نثاری کی نظیر پیش کرسکتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ظہور میں آئی

اقول:۔ وہ جاں نثاریاں اور جاں بازیاں جن کے ذکر کرنیکے بعد اڈیٹر صاحب یہ مندرجہ بالا فقرے لکھتے ہیں۔ بہادروں اور اور شہیدوں کا بیان ہے۔ کیا تمام لڑائیوں میں ایسا حال نہیں ہوتا۔ کونسا جنگ ہے جس میں ایسے ایسے سینکڑوں ہزاروں واقعات نہیں گذرتے پر اس میں عجوبات اس باعث شاید سمجھے جاتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب کو نقصان پہونچنے سے باز رکھا اور اُن کی جگہ آپ شہید ہوگئے۔ تواریخ تو ایسے واقعات سے بھری ہوئی ہے بیشمار لوگ اپنے افسروں کی جانوں کو بچانے کے لئے اپنی جانونکو خطرے میں ڈالدیتے ہیں یہ کوئی خاص بات نہیں بلکہ اکثر لڑائیوں میں یہ دیکھا جاتا ہے۔ پر شاید اس میں خاص بات یہ تھی کہ یہ جنگ دینی سمجھے جاتے ہیں اور ان کی غرض اشاعت اسلام تھی۔ اس لئے زیادہ تر صحابہ نے دل توڑ توڑ کر اپنے دین وایمان کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جانونکو قربان کردیا اور کافروں کو ہلاک کرنا اپنا فرض سمجھا اور اشاعت اسلام کو اپنی جانوں سے بھی عزیز سمجھ کر دین کی راہ میں شہید ہوگئے۔ یہی تو ہمارا کہنا ہے جو واقعات سے سچ ثابت ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر اڈیٹر صاحب باتوں کے اُلٹ پلٹ پھیر سے صاف انکار کرتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دین میں اسلام نے جبر نہیں کیا اور مذہب کے لئے نہیں لڑے۔

قولہ:۔ دشمنوں نے تیز تلوار اور پتھروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے کئے۔ آپ کا نچلا ہونٹ زخمی ہوا۔ آپ کے دانت شہید ہوئے۔ آپ کے خود کے حلقے آپ کے چہرے میں گھس گئے۔ آپ کی پیشانی مبارک پر بھی زخم پہنچا

اقول۔ جو جنگ کرتا اور دوسرونکو دکھ دیتا ہے۔ وہ خود بھی دکھ پاتا ہے۔ اگر انہوں نے زخم کھائے تو انہوں نے سینکڑوں کو زخم بھی لگائے بلکہ اُن کو عدم کو پہونچایا اور اگر چوٹیں کھائیں تو کیا عجب جنگ اور لڑائی میں دونوں باتیں اکثر ہوتی ہیں یہ تو عوض معاوضہ ہے۔ کچھ بڑی اور خاص بات نہیں ہے لیکن اڈیٹر صاحب ان باتوں کو عجائب میں شمار کرتا ہے۔ حالانکہ تواریخ کے صفحے ایسے تذکروں سے بھرے ہوئے پڑے ہیں۔

قولہ:۔ جنگ کے اثنا میں ایک دفعہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے۔ ایک شیطان نے بلند آواز سے پکار کر کہا اِنَّ محمدا قد قتل کئی مسلمانوں کے دل چھوٹ گئے۔ اور کئی میدان جنگ سے ہٹ گئے۔

اقول۔ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں لڑائی میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ لوگ گرتے اور اُٹھتے ہیں اور دشمن مخالف کا بُرا چاہتے ہیں۔ پر کیسا اچھا ہوا اگر جنگ ہی نہ کیا جاوے اور ایسے مخمصوں سے بالکل الگ ہی رہیں۔ لیکن پھر سلطنت کس طرح سے ہاتھ آوے۔ لڑائی بھڑائی سے حکومت ہاتھ آتی ہے۔ اس ایسے تکلیفات کا اُٹھانا حضرت پسند کرتے تھے۔ اگر پسند نہ کرتے تو ضرور لڑائی سے گریز کرتے۔

قولہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خُدا تعالےٰ نے یعصمک من الناس کے وعدے کے مطابق دشمن کی تلواروں اور تیروں اور پتھروں سے بچالیا۔

اقول۔ اکثر اوقات سخت تکلیف کا سامنا آنحضرت کو کرنا پڑا حتی کہ جنگ میں ضربیں بھی کھائیں اور سینکڑوں ہزاروں مسلمان ان لڑائیوں میں کام آئے تو بھی حضرت نے لڑائیوں کو نہ چھوڑا چھوڑتے کیونکر جنگ کرنا تو انکے لئے درگاہ الٰہی سے

اقتباس

بائبل کا مطالعہ:۔ کچھ مدت ہوئی کہ ایک لڑکا شہر نیویارک میں روزگار کی تلاش میں آیا۔ اُسکے پاس سفارش کی ایک عمدہ چٹھی تھی۔ ایک بڑے سوداگر کی دوکان پر جا کر اُس نے دریافت کیا کہ اگر کوئی محرر کی جگہ خالی ہو تو اسکو بخشی جاوے پر جواب ملا کہ کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایک جوان سوداگر جو اس دوکان کا مالک تھا اتفاق سے آپہونچا اور اُسکو دیکھکر وہ جوان بے روزگار لڑکا پھر عرض کرنے لگا اور سفارشی خط دکھلانے کے لئے اپنا بیگ کھولنے لگا تو جلدی میں ایک کتاب بیگ سے نکل کر گر پڑی سوداگر نے پوچھا کہ یہ کیا کتاب ہے لڑکے نے کہا کہ یہ بائبل ہے۔ میں نے اپنی والدہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں ہر روز اسکو مطالعہ کیا کرونگا۔ اس لئے میں اس کو اپنے ہمراہ لایا ہوں۔ اس پر اُس سوداگر نے فوراً اپنی دوکان میں اچھی نوکری دیدی اور رفتہ رفتہ وہ لڑکا اس سوداگر کیساتھ حصہ دار بنگیا اور بڑا مالدار ہو گیا کیونکہ وہ کلام الٰہی کا مطالعہ کرنے والا اور نیدار لڑکا تھا اور خدا نے اُسکو برکت پر برکت عنایت کی ۔

شاہی قبرستان:۔ لارڈ کچنر کی سرچیمبر شاہ ایڈورڈ دفن ہوئے شاہی دارالامارہ ونڈسر پارک میں ایک عمدہ گنبددار مقبرہ ہے جو لندن سے ۲۱ میل کے فاصلہ پر ہے دارالامارہ ملکہ شارلوٹی نے سنہ۱۸۰۰ء میں خریدا تھا جو شاہ سابق کے رہنے کا مقام تھا جو اسی زمانہ کے ولیعہد تھے۔ اس مقبرہ کا گنبد رومن کے طریقہ کا خوشنما قطع بنا ہوا ہے۔ اور شہزادہ کنسرٹ کی یادگار ہے جنکی ہڈیاں ۱۸ دسمبر سنہ۱۸۶۲ء کو اُس میں منتقل کی گئی تھیں۔ ایک سال چار ماہ بعد انکی وفات کے بعد جو ونڈسر کیسل میں واقعہ ہوئی تھی ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی نے بصرف خاص اسے تعمیر کرایا تھا۔

مراسلات

ارکان ستہ

اور اگر کسی نے دریافت کرنا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ تو میری کتاب تعلیم القرآن میں دیکھا جائے۔ غرضیکہ یہی بات یہ ہے کہ آپ کا رسالت سے پیشتر اسلام لانا متحقق ہو۔

۲۔ دیکھو کہ قرآن عربی آپ کی مذہبی حالت پر کیا روشنی ڈالتا ہے۔ لکھا ہے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ یعنے پایا تجھکو یتیم پس جگہ دی اور پایا تجھکو گمراہ پس ہدایت دی ضحیٰ۔ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ۔ نہ جانتا تھا تو کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ شوریٰ۔ ۵ رکوع فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ حسینی کہتا ہے پس تحقیق رہا میں بیچ تمہارے ایک عمر کہ مقدار اُس کی چالیس برس تھی پہلے اس سے یونس ۲ رکوع۔ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ تحقیق تھا تو بیچ غفلت کے اس سے پس کھولدیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا۔ ق ۲ رکوع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ۔ ہم تجھ پر عمدہ قصص بیان کرتے ہیں اس طرح سے کہ ہم نے تیری طرف یہ قرآن وحی کیا اور تحقیق تھا تو اس سے پہلے البتہ غافلوں سے۔ یوسف۔ ۱ رکوع

لا کلام آیات ماسبق اور اُن کی مثل دیگر آیات قرآن اس بات کا صاف فیصلہ کر رہی ہیں کہ حضرت ملی کا آبائی مذہب مکروہ اور اس لائق تھا کہ چھوڑ دیا جائے اور اُسکی جگہ دین اسلام اختیار کیا جائے اور حضرت ملی اپنے آبائی مذہب سے بالکل دست بردار ہوں۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تمام قرآن سے یہ امر روشن نکیا گیا کہ آپ نے آبائی مذہب کو ترک کر کے اسلام کو قبول کر لیا تھا اور ایک جگہ بھی قرآن میں ایسی نہیں کہ جس میں آپ اسلام لانے میں نمونہ بنا کر دکھائے گئے ہوں؟ ہمارے رہبر و مصنف قرآن اور اُس کا کلام تو خود رہے پر ہم کو کیا معلوم کہ حضرت ملی نے ان احکام سے کیا سلوک کیا تھا؟ حاضرین یہ ایک کمی ہے جو کبھی بھری نجائے گی۔

۳۔ پھر دیکھو کہ قرآن حضرت ملی کو کیسا رسول بناتا ہے۔

میں نے پیشتر کہیں بتلایا ہے کہ مصنف قرآن کو انبیا اور اُن کے الہام طریقوں کا کافی و وافی علم تھا۔ وہ خوب جانتا تھا کہ موسےٰ کن معانی میں ملہم و رسول تھا اور دیگر بنی اسرائیل کے انبیا کن معانی میں ملہم تھے؟ اور عیسےٰ کن معانی میں ملہم تھا پر جب حضرت ملی کو آپ نے ملہم بنایا تو اُن معانی میں سے ایک معنی بھی آپ سے منسوب کیا۔ پر ایک ایسا طریق اختیار کیا جس طریق سے انبیا ماقبل کا طریق الہام ایک طرف چھوڑ گیا ادھر ایک بشر کو الہام کا حصہ دیا گیا۔ اور یوں حضرت ملی کو بھی الہام کا حصہ عطا کر دیا گیا۔ چنانچہ ذیل کے حوالے اُس پر شاہد ہیں لکھا ہے:۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا۔ دہر
فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا شمس آیت ۸
وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ نحل ۹ رکوع آیت ۶۸۔
وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا انعام آیت ۱۱۳۔
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔ پس سیدھا کر منہہ اپنا طرف دین حنیف کے پس اللہ کی فطرت کو لازم پکڑ جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں ہے۔ یہی دین پایدار ہے روم ۴ رکوع۔　　باقی آئندہ ۔

تپسیا

ایسی ہی تپسیا سے سورج دن بنانے کے لئے طلوع ہوتا ہے۔ اسی کی طفیل گنمعروں نے دس دیو کے مثل اشیا کا رتبہ حاصل کیا۔ تپسی لوگ اُس خداوند کو معلوم کر لیتے ہیں جو غیر فانی ہے۔ تپسیا سے اودیا دور ہوتی ہے۔ جو شخص تپسیا میں لگا رہتا ہے تپسیا کی طرف رجوع رکھتا ہے اور اُس کے ذریعہ سے اپنے جسم کو پاک کرتا ہے۔ وہ بچے کی حالت کو پہونچ جاتا ہے (جو جذبات وغیرہ سے بری ہے اور جو بڑہاپے کی خاصیت ہے) اور وہ عالم آدمی آخرکار موت کو فتح کر لیتا ہے۔

یہ تپسیا کی ایک صورت یا پہلو ہے جو واقعی مفید اور افضل ہے جس سے دین اور دنیا اور نجات یعنی دھرم ارتھ اور موکش از روئے عقیدہ ہنود حاصل ہوتے ہیں۔ مگر جب ہم رشیوں کی طرف دیکھتے ہیں اور ان کے حالات سے ان سوالات کے جواب مستنبط کرتے ہیں کہ رشی لوگ تپسیا کیوں کیا کرتے تھے۔ اور یہاں سے اُن کی طبیعتوں پر کیا اثر پڑا کرتا تھا؟ اور اُس کا نتیجہ کیا ہوتا تھا؟ تو اُن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل کانپ اُٹھتا ہے۔ اُن کی روحانی اور اخلاقی تصویر بہت مجہم اور خراب سی نظر آتی ہے۔ وشوامتر پہلے راجہ تھا جب وہ جنگل میں شکار کھیلتے کھیلتے وششٹ کی کٹیا پاس پہونچا۔ اور اُس کی ضیافت کھانے کے بعد کامدھین گئے پر اُس کا دل آ گیا اور اُس کے حاصل کرنے کے لئے وششٹ کیساتھ جنگ کر کے شکست فاش کھائی اور دیکھا کہ برہمن رشی کی طاقت کے مقابل میں ایک کشتری کی کچھ حیثیت نہیں خواہ اُس کا لاؤلشکر اور زور کتنا ہی کیوں نہ ہو تو اُس کے دل نے جوش مارا کہ میں بھی تپسیا کر کے ویسی ہی طاقت اور مرتبہ حاصل کروں جیسی طاقت اور مرتبہ وششٹ کو حاصل ہے۔ دیکھو تو اس کا مقصد گیان یا موکش حاصل کرنا یہاں تپسیا کا مقصد نظر نہیں آتا

باقی آئندہ

اٹی جیڈی قصبہ کی عجیب کہانی

اور آپ لوگوں کو ایجیٹ کے کام کی نسبت یہ خیال ہوا کہ اس مبارک کام کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا مگر خدا عجیب طریقہ سے اپنے کام پر برکت بخشتا ہے۔ کہ اپنے عجائبات کو تکمیل تک پہونچا دے وہ ایسے طریقوں پر کام کرتا ہے کہ بعض اوقات ہم اُس کو سمجھ نہیں سکتے اور یہی حال اس بیان کے متعلق ہوا اسی آدمی کے خاندان میں جس نے بتونکو دریا میں ڈالدیا تھا۔ خدا نے بیماری بھیجی اور اُس کے اکثر ہمسائے کہنے لگے کہ بتوں کو دریا میں ڈبانے کی وجہ سے یہ بیماری اس کے گھر میں آئی ہے مگر خوش قسمتی سے ایجانے اس امر کو دوسری طرح پر سمجھا اسکو شامند کیا گیا کہ اپنے بیمار لڑکے کو ہمارے شفاخانہ الوان میں لادے۔ اسی شفاخانہ میں دوائی ملنے سے پیشتر چھوٹی سی عبادت ہر صبح کو ہوا کرتی تھی کبھی کلام میں سے چند آیات پڑھکر اُن کا مطلب بیان کرتے تھے اور کبھی کسی مذہبی تصویر کو دکھا کر اُس کا بیان لوگونکو سناتے آخر میں ایک دعا مانگتے تھے۔ اس وقت بھی اس آدمی کے دل میں خوشخبری نے اثر کیا۔ وہ شخص شفاخانہ میں آیا اور دوائی لے کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ اُس صبح کی منادی میں اُس شخص کی نسبت میں نے خاص طور پر خیال نہ کیا تھا۔ لیکن باہر نکلنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اُس نے الوان کے لوگوں سے میری نسبت دریافت کیا تھا۔ لوگوں نے میری نسبت بتلایا کہ میں کلام سنانے والا اور لڑکے بالوں کا اُستاد بھی ہوں۔ اور اُس نے کہا تھا کہ میں پھر اُن سے ملونگا۔ اب ایک اتوار کی صبح کو جبکہ ہم برآمدے میں بیٹھے ہوئے اور عنقریب عبادت میں جانے والے تھے۔ اُس وقت آدمیوں کا ایک پورا گروہ سڑک کے کنارے ظاہر ہوا ہم سوچتے تھے کہ اُن کو کس چیز کی ضرورت ہوگی۔ اول یہ خیال گزرا کہ اُن کو دوائی کی ضرورت ہوگی کیونکہ اتوار کے روز بغیر ضرورت کے ہم ہسپتال نہیں کھولتے تھے۔ مگر ہماری تسلی اور خوشی کی حالت میں ایک شخص نے کہا کہ جناب ہم ایک قصبے سے جو کہ دریا کے پار ہے آئے ہوئے ہیں۔ آج ہم آپ کے گرجہ گھر میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ مگر ہم کو معلوم نہیں کہ آیا آپ ہم کو کچھ جگہ دیسکیں گے کہ نہیں جہاں بیٹھ کر ہم عبادتوں میں شریک ہو سکیں۔ ہم خوش ہوئے اور اُن کو ایک جگہ بتلادی جہاں وہ لوگ ایک دن کے لئے اپنا اسباب رکھ دیں۔ اس کے بعد ہم چھوٹے گرجے میں گئے۔ جبکہ عبادتیں ہو چکیں۔ وہ پھر آ کر برآمدے میں فراہم ہوئے ہم کو پھر تعجب ہوا کہ اب اُن کو کیا درکار ہوگا پہلے میں نے خیال کیا کہ اُن کو کھانا درکار ہوگا۔ مگر میرا خیال درست نہ تھا۔ اس وقت انہوں نے آ کر یہ کہا کہ جناب ہم اُس قصبہ سے جو ندی کے اُس طرف ہے آئے ہوئے ہیں اور ہم آپ سے پھر درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے قصبہ میں آ کر مشن کا کام شروع کریں میں نے سوال کیا کہ تم ایسی درخواست کیوں کرتے ہو تب انہوں نے ایجیٹ کے کام کی پوری داستان مجھے کہہ سنائی اور کہنے لگے کہ ہماری درخواست کرنے کی وجہ یہی ہے میں نے جواباً اُن سے کہا کہ بہت خوب میں ان کل باتوں پر جو تم نے کہی ہیں غور کرونگا اور میں کوشش کرونگا کہ تمہارے قصبہ میں آؤنگا۔ مگر کام کے دباؤ کے سبب سے چند روز گزر گئے اور میں فارغ نہ ہوا تب ایک دوسرے اتوار کی صبح کو عبادت سے پیشتر وہ سب پھر حاضر ہوئے۔ اور اگر انہوں نے یہ کہا کہ جناب آپ کو روشن ہو کہ ہم بھول نہیں گئے۔ اور ہم پھر آئے ہیں کہ اُس معاملہ میں جس کو کہ آپ بھول گئے ہیں۔ آپ سے پھر گفتگو کریں کہ درحقیقت ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ہمارے قصبہ میں آ کر مشن کا کام کھولیں۔ بڑی خوش قسمتی سے اُس ہفتہ ہم اپنا سفر کرنے کے قابل ٹھہرے کہ اُس پار جا کر اُن سے ملاقات کریں۔ جب ہم قصبہ میں داخل ہوئے تو لوگ اپنی اپنی جھونپڑیوں سے نکلکر ہمارے ارد گرد فراہم ہو گئے اور اپنے دلوں کی خواہشوں کو پیش کیا۔ آخرش میں نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ مگر آج کے دن تم نے بہت سی درخواستیں گزرانی ہیں۔ باقی آئندہ

والٹر البرٹ ولیمز

۱۵ مئی کی صبح کو خداوند نے اُن کو اپنے پاس بُلا لیا۔ صبح کے پانچ بجے سویرے جبکہ ساری مخلوق فانی نور کی آمد میں جاگ اُٹھتی ہے۔ اس وفادار مسیحی کی روح اپنے خداوند کی خاص حضوری میں راستبازی کے سورج کی غیر فانی نور کے اشتیاق میں چونک اُٹھی۔

آپ پورے ۵۰ سال اور ۵ مہینے کی عمر میں اپنے احباب و رشتہ داروں کو رنج و مفارقت میں مبتلا چھوڑ گئے۔

اُن کا چال چلن لڑکپن ہی سے جب سے کہ برینگ ہائی سکول بٹالہ میں پہلی دوسری جماعت میں تعلیم شروع کی تھی قابل تقلید و تحسین تھا۔ وہیں سے انٹرنس پاس کیا۔ اور فورمن کالج لاہور میں چند سال تک تعلیم پاتے رہے اس کے بعد لائلپور کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں کام شروع کیا۔ لاہور چھوڑنے سے پہلے ہی ان کو انتڑیوں کی بیماری لاحق ہو چکی تھی۔ اگرچہ اس وقت اس بیماری کے آثار نمایاں نہ تھے۔ اور نہ ہی کسی کو کچھ شک گذرا لیکن تین چار سال تک یہ بیماری زور پکڑ گئی تھی۔ آخری دو سال میں تو اُٹھنے بیٹھنے سے عاری ہو گئے۔ اور سوائے بستر پر لیٹے رہنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ حاذق ڈاکٹروں کے علاج میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بدن روز بروز کمزور ہوتا گیا جوں جوں بدن کمزور ہوتا گیا۔ روح زور پکڑتی گئی۔ بستر پر لیٹے لیٹے روحانی عمیق اور گہرے مسائل پر غور کرتے رہتے اور خداوند کی خدمت میں نئی سے نئی امنگ موجزن ہوتی نظر آتی تھی۔

(۱) جن کو آپ نے چھٹپن میں دوست بنایا۔ وہ اخیر تک قائم رہے۔ یہ آپ کا خاصہ تھا کہ جس سے تعلق شروع کر دیا وہ کبھی کم نہ ہوا۔ بلکہ روز بروز ترقی کرتا گیا۔

(۲) اُن کی زبان سے کبھی کسی کی بدگوئی نہ سُنی شاید یہی سبب تھا کہ اُن کا کوئی مخالف یا دشمن نہ ہوا۔ یہ اُن کی طبیعت میں نہ تھا کہ اوروں کی کمزوری پر نظر ڈالیں۔ اور اس کو یاد رکھیں۔ یا اس کا بیان کریں۔ ہم اُن کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ جتنی باتیں شرافت کی ہیں جتنی باتیں واجب ہیں جتنی باتیں پاک ہیں جتنی باتیں پسندیدہ ہیں۔ اور جتنی باتیں دلکش ہیں۔ غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں۔ وہ اُنہی کی تلاش میں رہتے تھے۔

(۳) آپ کو دستی تصویر کھینچنے کا خداداد ملکہ حاصل تھا۔ فن مصوری میں اچھی مہارت پیدا کر لی تھی۔ آپ کے ہاتھ کی کھینچی ہوئی تصویریں کئی اعلےٰ آراستہ شدہ ڈرائنگ روم کی زینت کا باعث بن گئی ہیں۔ محض اپنی لیاقت کا اندازہ لگانے کی غرض سے چند تصویریں خفیہ طور پر فروخت کرنے کی غرض سے بھیجی گئیں تو بڑے داموں بکیں۔ اس سے اُن کو اپنے ہنر کا زیادہ یقین ہو گیا۔

(۴) خواہ بٹالہ اسکول میں کتابوں کا ڈسک ہو یا کالج کے زمانے میں یہاں سنگھ باغ کا کمرہ ہو یا کتابوں کا شلف ہو لکھنے پڑھنے کا میز ہو یا کپڑوں کا صندوق ہو۔ ہر ایک چیز آراستہ اور باترتیب رہتی تھی۔

(۵) اُن کی ظاہری عادات باطنی خصائل کا ایک نمونہ تھیں۔ جیسے کہ وہ ایک تصویر کے خوبصورت بنانے میں مہینوں استقلال کیساتھ لگے رہتے تھے ایسے ہی اپنے کالج کی طالب علموں اور اپنے دفتر کے کلرکوں کی ہر قسم کی بہبودی و درستی میں اپنا بہت سا وقت خرچ کرتے تھے۔ چند سال کا عرصہ گذرا کہ مجھے ایک دن لائلپور میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے دیکھا کہ وہ کسی کو انگریزی پڑھاتے ہیں۔ کسی کو عبارت لکھواتے ہیں کسی سے ترجمہ کرواتے اور کسی کا جواب مضمون درست کر رہے ہیں کسی کو خطوط نویسی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور یہ محنت دفتر کے وقت کے بعد کرنی۔ علاوہ اس کے بی اے کے امتحان کی بھی پرائیویٹ تیاری کرتے تھے اور رات کو کالج کی کتابوں کے مطالعہ میں غرق رہتے۔ اپنے دفتر کے لوگوں میں ایک سوسائٹی بنائی تھی جس میں اخلاقی مضامین نہ صرف پڑھے جاتے بلکہ عملی زندگی پر خاص زور دیا جاتا۔ آخری دو سال میں جبکہ بدنی کمزوری کے باعث لکھ پڑھ نہ سکتے تھے۔ تو اپنی والدہ ماجدہ کی معرفت اپنے دوستوں کو برابر خط لکھتے رہے۔ اور دینی اخبارات خاصکر نیشنل مشنری سوسائٹی کا انگریزی اخبار پڑھواتے اور اُن کے مضامین سے بہت حظ اُٹھاتے۔

اُن کے ایک دوست جو کہ اُن کے گذر جانے کے وقت موجود تھے مجھے اپنے خط میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ کہ:۔

مرحوم کا مزاج بڑی تعریف کے لائق ہے۔ مگر کیا کروں کہ تحریر میں نہیں لا سکتا۔ مگر خیر جو کچھ تحریر کر سکتا ہوں وہ کرونگا۔ مرحوم بہت ہی ترس کھانے والا آدمی تھا۔ آپ کے خصائل نہایت ہی نیک تھے جب کبھی کسی شخص نے اُن کے پاس بیمار پرسی کے لئے جانا۔ آپ نے بڑی محبت سے پیش آنا۔ اور بجائے اس کے کہ مرحوم کا حال دریافت کیا جاوے۔ آپ نے پہلے اس شخص کے خاندان کا حال دریافت کرنا۔ اور پھر اپنے مزاج سے آگاہی بخشنی اور جب تک کوئی شخص اُن کے پاس بیٹھا رہتا۔ تب تک آپ نے اُس کے ساتھ انجیل کی باتوں پر گفتگو کرتے رہنا۔ اور عمدہ عمدہ نصیحتیں آپ نے کرنی اور آپ میں بڑا بھاری جوہر یہ تھا کہ جس وقت تک آپ زندہ تھے۔ اور کمزور بھی بہت زیادہ تھے۔ بلکہ بعض دفعہ تو کمزوری کے سبب سے بول بھی نہیں سکتے تھے۔ لیکن برابر دعا میں لگے رہنا ہر وقت کا کام تھا۔ آپ میں علمی جوہر بھی پورے پورے موجود تھے جس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ کہ جو آپ کے اوصاف سے واقف ہیں۔ لیکن تب بھی آپ اپنے کو خادم ہی بناتے رہے۔

مرحوم کا ماٹو تھا "ہمیشہ خداوند کے ساتھ"

آپ کے حواس مرتے دم تک درست رہے اور اپنی والدہ ماجدہ کو کہا کہ جب تک میں دنیا میں رہا ہوں۔ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے خوش رہا ہوں۔ اور مجھکو کامل یقین ہے کہ میں آسمان پر بھی خوش رہونگا۔ دو چار دن پیشتر یہاں کے پاسٹر صاحب مرحوم کے پاس آئے کہ کچھ دعا کریں چونکہ مرحوم کی عادت تھی کہ انجیل کی باتوں پر غور کیا کرے سو دوران گفتگو





ہیں پاسٹر صاحب نے کہا کہ مجھ کو آپ کی کمزوری کی حالت دیکھکر بہت افسوس ہو جس کا جواب مرحوم نے بڑی دلیری سے دیا۔ کہ اگر میں دوزخ میں جاتا تو کمزور ہوتا۔ لیکن میں مسیح میں مضبوط ہوں اس لئے میں کمزور نہیں ہوں۔ مرحوم میں بڑی بھاری صفت یہ تھی کہ جتنا عرصہ آپ بیمار رہے کبھی پچھلی باتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن آیندہ کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر کرتے جس سے کہ ہر ایک کا ایمان پختہ ہو۔ اور مسیحی مذہب کو ترقی ہو۔ جب آپ کے عزیزوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے کسی دوست سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ نے بڑی دلیری اور ایمان کے ساتھ جواب دیا۔ کہ میں سب کو آسمان پر دیکھونگا۔ کچھ دیر پیشتر جبکہ آپ اس دنیا کو چھوڑنے والے تھے۔ اپنے سب عزیزوں کو بلوایا اور ہر ایک سے باری باری گڈ بائی کی کہ اب میں جاتا ہوں۔ کیونکہ میرا سفر دنیا میں ختم ہو چکا ہے۔ اور مجھکو یقین ہو کہ آپ لوگ مجھ کو آسمان پر خُدا باپ کے پاس ملینگے۔ اور یہ کہکر آپ نے اپنے دور کو ختم کیا۔ اور اپنے عزیزوں کو داغ جدائی دے گئے۔ خدا آپ کی روح کو آرام میں رکھے۔

بندہ کی تو دعا ہے کہ ایسے مسیحی نوجوان دنیا میں پیدا ہوں کہ جو اپنے میں اعلےٰ اوصاف رکھتے ہوئے بھی والٹر کی طرح ہیں"۔ آمین۔ الراقم جیمس دلیمز۔ این۔ ایم۔ ایس فیصل آباد ضلع منٹگمری

قطعہ

بر وفات حسرت آیات بزرگ مسٹر اکبر مسیح صاحب مرحوم مغفور

مجھے بزرگ اکبر مسیح صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر نہایت قلق ہوا اگرچہ وہ میری صورت سے بے بہرہ۔ اور میں ان کی صورت سے ناآشنا" تاہم اُنکی تحریرات دیکھنے کا گاہے بگاہے موقعہ ملتا رہا ہے سچ پوچھئے تو مید ان مناظرہ کے بھی ایک شیر تھے۔ بلکہ کاسیک نیستان کے ابن الحارث۔ ابھی بزرگ پادری ٹھاکرداس صاحب کی موت کا داغ ہمارے دلوں سے نہ دُھلا تھا کہ پھر اُسے تازہ کر گئے۔ حقیقت میں یہ دونوں عالم مخصص قوم کی روح رواں تھے۔ وہ کیا گئے گویا قوم کی جان گئی ہند کی زمین میں ایسے فرزند بہت کم پیدا ہوتے ہیں جو مشاہیر عالم میں کرسی نشیں ہوں۔ ان کا نعم البدل ملنا بہت مشکل نظر آتا ہو۔ لیکن خدا کی حکمت کو کون جان سکتا ہے۔ بادی النظر میں یہ ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ تاہم خدا کو یہی منظور ہوا کہ اب انکو بلا کر جنت کے ہمدے سے مستفیض کرے ہماری دعا ہو کہ خداوند ان کے پسماندگان کو تسلی بخشے۔

جس بھائی نے مجھے اُنکی موت کی خبر دی اُس نے ایک قطعہ کی بھی فرمائش کی ہو۔ مگر میں حیران ہوں کہ ایسے عالم شخص کی موت پر میں قطعہ کیا لکھوں۔ دوسرے یہ مشکل کہ تاریخ گوئی کا مادہ مجھ میں نہیں پھر بھی نام کی مناسبت سے بے قرار ہو کر ایک قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں امید ہے کہ دیگر شاعر اُنکی تاریخ کہہ دینگے۔

علم دین کا بجھ گیا گویا چراغ　　چلدیئے اکبر مسیح سوئے جناں
اُن کی ہر تحریر تھی اک معنے خیز　　اور جو تقریر تھی سیف الزباں
بحث کا میدان خالی ہو گیا　　گرد ہیں خرمن پہ آ کر بجلیاں
اب کدھر ڈھونڈینگے ہم اُن کی نظیر　　ہوتے ہیں ایسے بشر پیدا کہاں
پیچ کے لام قوم سے آہ چلدیئے　　جانب خُلد بریں رُوح رواں
یاد ہیں بن کر ہمارے دل میں آہ　　ہم کو تڑپائینگی تیری خوبیاں
کب تلک دل میں چھپائینگے اسے　　پھونک ڈالیگا ترا سوز نہاں
ہو گیا چپ سے تری سینہ فگار　　تیری خاموشی بنی نوک سناں
محفل عالم میں یکسوئی تھی کیوں　　کٹ گئی اب شمع ساں تیری زباں
کس سے توڑو گے جرم میں مار مجھے　　گر خطاؤں سے تھیں تیری نیکیاں
موت کے آگے کوئی چارہ نہیں　　ہو گئے شہ زور بےتاب و تواں
کیا شکایت گردش افلاک کا　　ہے تغیر میں مسلسل ہر زماں
خامہ فرسائی کرو گو تم تائب　　مت لکھو غم سے بھری یہ داستاں
سالک راہ عدم تم بھی تو ہو　　تم کو بھی کل رو ئیگا سارا جہاں

باندھ کر رخت سفر اُس جا چلو
ہے ٹھکانا ہر مسافر کا جہاں

تائب لودیانوی　حال مقیم بٹالہ ضلع گورداسپور

مرثیہ

بروفات حسرت آیات بزرگ پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب مرحوم

پوچھتے کیا ہو کیا ہوا ہے آج　　کوئی عالم سے اُٹھ گیا ہے آج
کون سے فخر قوم و عالم کا　　ہائے ماتم یہ ہو رہا ہے آج
بزم علما میں کیوں اُداسی ہے　　کون ان سے جُدا ہوا ہے آج
خانۂ دل ہے یاس سے کیوں پُر　　آرزو کون لے گیا ہے آج
کس سے پوچھیں کدھر کو ہم جائیں　　سخت مشکل کا سامنا ہو آج
اُڑ گئی بلبل وضاحت آہ!　　کہئے گلشن میں کیا دھرا ہے آج
بار توحید جو اُٹھاتا تھا　　اُس کا جنازہ آہ اُٹھا ہے آج

کیا بھروسہ ہو زندگانی کا۔
آدمی بلبلا ہے پانی کا۔

کیوں نہ اب دل کو بیقراری ہو　　کیوں نہ آنکھوں سے اشک جاری ہو
مرغ بسمل بنا کے چھوڑیگی　　یاد جس دل میں آہ تمہاری ہو
بھول جائیں اسے یہ ناممکن　　جس میں خوبی انکو شعاری ہو
چلدیئے تم تو ہائے عالم سے۔　　حشر تک ہم کو انتظاری ہو
کوئی پوچھے تو جائے اُسکی یاں　　جس کی اُمید تم پہ باری ہو
آہ فرقت کسے یہ بھاتی ہے　　پر رضا سے جو کوئی عاری ہو

تلخئے غم کبھی نہیں جاتی
چوٹ دل پہ سہی نہیں جاتی

تیری تحریر اب لکھیگا کون　　طرز تقریر اب کہے گا کون
ہو گیا خالی بحث کا میدان　　تم نہیں ہو تو اب لڑیگا کون
ہم سے روپوش ایسے ہو جانا　　یوں خطا پہ خطا کر گیا کون۔
منہدم ہو گئی متانت آہ!　　خصم اعدا کا اب سہیگا کون
بن کے گئے ہو دو بر فلک　　مرجع عالم کا یہ بھریگا کون۔

کیوں نہ تائب یہ اب اندوہگیں ہو
تم نہ ہو جب تو خاک تسکین ہو۔

راقم جارج ملٹن "تائب لودیانوی"۔
حال مقیم بٹالہ ضلع گورداسپور۔

نوحۂ وفات

حضور ملک معظم شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم

اے چرخِ فتنہ پرور۔ اُف ری تری جفائیں۔
ہیں ہم بلاکشوں پر سو طرح کی بلائیں
رو رو کے آہ کس کو ہم دردِ دل سنائیں
چھائی ہوئی ہیں غم کی سپہرِ سخنہ میں گھٹائیں۔
ماتم کے آسماں پر لہرا رہے نشاں ہیں۔
نالے شہابِ ثاقب بنکر شرر فشاں ہیں

اُف اُف زبان پہ ہے سوزِ غمِ نہاں سے
اُڑتے ہیں دل کے ٹکڑے آہ شرر فشاں سے
ٹکرا رہے ہیں نالے سر بامِ آسماں سے
ماتم ہے آہ کس کا کیونکر کہیں زباں سے۔

رودادِ غم نہ پوچھو تابِ سخن نہیں ہے۔
جو اُٹھ سکے زمیں سے یہ وہ محن نہیں ہے
رونا پڑا ہے دل کا۔ اے چشمِ تر ہوا کیا؟
اِک بوند ہے لہو کی۔ یارب! جگر ہوا کیا؟
اے آہِ نارسا وہ تیرا اثر ہوا کیا؟
سر پیٹتی ہے حسرت اے چارہ گر ہوا کیا؟
کس نیم جاں کو تیرا درماں نہ راس آیا؟
صحت کا آہ! کوئی ساماں نہ راس آیا
رو رو کے پیٹتی ہے سرِ شانِ کجکلاہی
موتی گرا رہا ہے اشکوں کے تاجِ شاہی
قصرِ شہی پہ چھائی ہو غم کی کیوں سیاہی؟
اے نالۂ شررِ دم! اے آہِ صبح گاہی
لہرا رہا ہے اُف یہ کس کا نشان ماتم۔
اک اک ستونِ غم سے ہے ترجمان ماتم
اُٹھی ہوئی ہیں صفیں ہیں ایک ایک انجمن کی
یہ کس کے ساتھ یارب رونق گئی چمن کی

چھائی ہوئی گھٹائیں ہیں چار سو محن کی
آواز آ رہی ہے فریاد جاں شکن کی
ماتم کا بج رہا ہے کیوں بار بار گھنٹہ؟
گرجہ گھر کس کے غم میں ہو سوگوار گھنٹہ؟
ماتم ہے آج کس کا اِک خلق نوحہ گر ہے؟
آنسو جو ہے مژہ پر اک پارہ جگر ہے۔
یہ کون جلوہ آرا جنت کے تخت پر ہے؟
خلدِ بریں کے پھولوں کا تاج زیبِ سر ہے۔
واں جشنِ تاجپوشی ہے۔ یاں صدائے ماتم
لب پر وہاں ترانے ہیں۔ یاں تقاضائے ماتم
یہ کس کا ظلِ شفقت جاتا رہا جہاں سے؟
خورشید کی ہے رخصت اس تیرہ خاکداں سے
کون اُٹھ کے چل دیا یہ اورنگ عز و شاں سے؟
لینے کو آئی رحمت یہ کس کو آسماں سے؟
کروبیاں نے کس کے سر پر یہ تاج رکھا؟
تاروں کے موتیوں کا لاکر خراج رکھا؟
چرکے ہیں کیوں جگر پر تیغ شرر فشاں کے؟
پہلو میں ٹکڑے ہیں قلبِ ناتواں کے۔
ہر بزم میں ہیں تازہ قصے غمِ نہاں کے
لہرا رہے نشاں ہیں اندوہ جانستاں کے
حسرت برس رہی ہو اِک اِک بشر کے منھ پر
اُڑتی ہوائیاں ہیں شمس و قمر کے منھ پر
اے سیلِ عمرِ رفتہ۔ اے مرگِ ناگہانی۔
اے گردشِ زمانہ۔ اے جورِ آسمانی
ہم سے کہاں کی ایسی تھی تجھ کو سرگرانی
تیرا برا اجل ہو۔ کیا تو نے جی میں ٹھانی
ظالم مٹائے تو نے ارمان سب ہمارے
بے لطف ہیں خوشی کے سامان سب ہمارے
لب پر ہے سپہر تا وش فریاد خونچکاں کی
ٹوٹی ہوئی جگر میں اِک نوک ہے سناں کی

حالت نہ ہم سے پوچھو کچھ قلبِ خستہ جاں کی
چھُریاں چبھو رہا ہے کوئی غمِ نہاں کی
شہ کی وفات کا جو لندن سے تار آیا۔
ایک ایک لفظ بنکر ہے سوگوار آیا
صدمہ یہ روح فرسا اور وہ بھی ناگہانی
اس غم میں آہ! خوں ہے سارے جہاں کا پانی
سچ ہے کہ چار دن کی مہماں ہے عمرِ فانی
اک کھیل۔ اک فسوں ہو اک خواب اک کہانی
درویش ہو کہ شہ ہو۔ کس کو فنا نہیں ہے
عبرت کی جا ہے دُنیا۔ دارِ بقا نہیں ہے۔
سایہ ہو گو شفق کا رنگِ بہارِ ہستی۔
ہو برق کا تبسم موجِ شرارِ ہستی۔
ہر چند بے بقا ہیں لیل و نہارِ ہستی۔
اور ہے قضائے بزمِ پایانِ کارِ ہستی۔
بے وقت کا ہے مرنا پر سانحہ غضب کا
صدمہ ہو شاق دل پر اس دردِ جاں طلب کا
اس دردِ جاں شکن کو اہلِ عزا سے پوچھو۔
دل پر ہے کیا گزرتی آہ و بکا سے پوچھو۔
اندوہ سینہ کوبی دست دعا سے پوچھو
ڈھاتی ستم ہے کیا کیا ظالم قضا سے پوچھو
رہتے ہیں آہ! روشن دل میں یہ داغ برسوں
ہوتے نہیں ہیں ٹھنڈے غم کے چراغ برسوں
اے بے پروں کے مالک۔ اے بیکسوں کے والی
کیونکر کے چل دیا تو تاجِ شہی کو خالی۔
ہم غمزدوں کی تجھ کو تھی شاق خستہ حالی
ہم سے نہ یوں مکدر تھی تیری طبعِ عالی
کس دن نہ ہم پہ تیری شفقت بھری نظر تھی
کیونکر کہیں ہماری فریاد بے اثر تھی۔
افسوس اب ہماری تجھکو خبر نہیں ہے
پہلو میں ہے جگر اور دردِ جگر نہیں ہے۔

وہ لطف کی نگہ اب اسے تاجور نہیں ہے۔
آنکھیں وہی ہیں لیکن نورِ نظر نہیں ہے۔

تو محوِ خوابِ شیریں ہے آہ! اب زمیں میں۔
اک تازہ نقشِ ماتم ہے اب ترے نگیں میں

محوِ سکوتِ غم ہے اب فخرِ شہریاری۔
ماتم نشیں لحد میں ہے شانِ تاجداری

اب وہ نہیں رعیت کی آہِ انکساری
آنکھوں میں اب اجل کا خوابِ گراں ہے طاری

ہیں اب طلسمِ حیرت لیل و نہار تیرے۔
نقشِ وفا جہاں میں ہیں یادگار تیرے۔

اے تاجدارِ ہستی۔ اے نازشِ زمانہ
دل پر ہیں نقش تیرے الطافِ خسروانہ۔

پردے میں ہے ہوا کے اب تک ترا ترانہ
کچھ داستانِ شفقت کچھ لطف کا فسانہ

سورج چمک رہے ہیں ذرہ نوازیوں کے
روشن چراغ اب بھی ہیں جانگدازیوں کے

سامانِ عیش اک اک شاہا ہمیں بہم تھا
تھا دورِ عدل تیرا۔ یا دورۂ کرم تھا۔

تجھکو ہمارے غم کا کس دن نہ آہ! غم تھا
لوحِ جبیں پہ تیری نقشِ وفا رقم تھا۔

اوصاف تھے جھلکتے مرحوم ماں کے تجھ میں
تھے مجتمع فضائل سارے جہاں کے تجھ میں

نازل تھیں آہ ہم پر جب قحط کی بلائیں
شورش فزا تھیں ہر سو طاعون کی وبائیں

چھائی ہوئی تھیں سر پر جب موت کی گھٹائیں
تھیں ہم فلک زدوں پر جب چرخ کی جفائیں

ہمدردیوں کے تو نے لندن سے تار بھیجے۔
پیغامِ لطف ہمکو تیرے قطار بھیجے۔

اک دردِ جاں گسل ہے تیرا پیامِ رحلت۔
بخت سیہ کی ظلمت گویا ہے شامِ رحلت۔

ہوتا ہے شق کلیجہ سن سن کے نامِ رحلت
جاتا ہے تو کہ محراد اس سے جامِ رحلت

تاج و نگیں گلہ ہے تجھ کو خبر نہیں ہے
لندن کی بیکسی پہ تیری نظر نہیں ہے۔

کیوں عزم ہے ابھی سے اقلیمِ جاوداں کا
بے وقت کیوں تقاضا ہے مرگِ ناگہاں کا

صدمہ نہ اٹھ سکیگا اس دردِ جانستاں کا
اللہ اب نگہباں ہے قلبِ ناتواں کا۔

شیشہ گرا ہے پتھر پہ خیر ہو الٰہی
ہے اک صدائے ماتم از ماہ تا بماہی

او عزّ و شان والے! تاج و نشان والے!
پنہاں ہے کیوں زمیں میں او آسمان والے!

روتے ہیں آہ تجھکو سارے جہان والے
محوِ بکا ہیں کب سے ہندوستان والے

ان بیکسوں کو اٹھ کر شاہا گلے لگالے
ہیں یہ یتیم بچے شفقت کے تیری پالے

یہ ناتوان کیونکر کوہِ الم اٹھائیں،
یہ خستہ جان سر پر کیا بارِ غم اٹھائیں

بے مہرئ فلک سے کب تک ستم اٹھائیں
صدمے جگر پہ کب تک یہ دم بدم اٹھائیں

رو رو کے سر کو پھوڑیں کب تک غمِ نہاں سے
پتھر کا آہ جاکر دل لائیں ہم کہاں سے

تجھ کو قسم ہے شاہا! انکے غمِ نہاں کی
فریادِ خونچکاں کی۔ آہِ شرر فشاں کی

اٹھتی نہیں جفائیں اب ان سے آسماں کی
طاقت نہیں ہے ان میں اب نالہ و فغاں کی

وہ اتنوآہ اُٹھ کر تسکین صبر ان کو تیری مفارقت کا صدمہ ہے جبر انکو
والا ہے تیرے غم نے گو رنج و کلفتوں میں تسکین غم کے ساماں میں گی کا شگوفہ
شادی کے زمزمے میں ماتم کی شور بیٹھی تھی جگہ کی شامل ہے دل کی شور تھیں
چھوٹے ہے تو نے یعنی اک جانشیں جہانیں چمکنگی اسکی کرنیں اس تیرہ خاکداں میں

پیارے لعل شاگرد مرشن کنٹرہ - الہ آباد۔

مضامین

قومی ترقی

اس ترقی کی نسبت عموماً تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ فقط ویسٹرن کی اقوام میں ہوئی ہے۔ مگر یہ سراسر غلط ہے اگر ان اقوام نے دیگر فرقوں کے مقابلہ میں زیادہ ترقی کی ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہندوستان کے اعلیٰ ذات کے لوگوں پر مسیحی مذہب کا کچھ اثر نہیں ہوا ہم بہت سے لائق فائق اور ہیرے آدمیوں کے نام پیش کر سکتے ہیں جو اپنی جگہ پر فخرِ قوم ہیں مگر ہمارا اس پر کچھ دارومدار نہیں ہے۔ مسیحی مذہب کی خوبی یہ ہے کہ اس نے حقیر اور غریب لوگوں کو اپنے احاطہ میں شامل کرکے اعلیٰ ذات کے لوگوں کیساتھ اخلاقی تمدنی اور عقلی پایہ پر سرفراز کیا ہے۔ انجیل کے جھنڈے کے نیچے ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ جمع ہو رہے ہیں اور یہ مجمع آخر الامر ایک بڑی قوم کا مرکز بنیگا۔ اس مختلف اجناس کے ذخیرے میں بعض باتیں ایسی ہیں جنکو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ آئندہ مسیحی کلیسیا کے لئے طاقت کا باعث ہونگی تو مرید مسیحی ایک ہی قوم ہیں صدیوں کی قید سے نکلکر آزادی کا دم بھرنے لگ گئے ہیں۔ عقدِ بیوگان یا صغر سنی کی شادی کے انسداد کے لئے کوشش کرنیکی ضرورت نہیں ہے اسکو اپنی پست حالت پر توجہ وزاری اور قومی مرثیہ اور رقت آمیز الفاظ درکار نہیں جب وہ مسیحی ہونے پر کمر بستہ ہو جاتا ہے تو عوام کے طعن و تشنیع سے اسکی ہمت اور طبیعت میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس تعدادی ترقی کیساتھ مسیحیوں نے علمی اور عملی ترقی بھی کی ہے مشنری خدمت کا ایک بڑا اور اعلیٰ جزو تعلیم ہے۔ اور مسیحیوں نے اس میں بہت بڑھکر ترقی کی ہے۔ اگرچہ ہمارے جوانوں کے مقابلہ میں دیگر اقوام کے افراد یونیورسٹی کے امتحانات میں زیادہ داخل ہوتے ہیں مگر تعلیم نسواں میں ہندوستان کی کوئی دوسری قوم ہماری ہم پلہ نہیں ہے۔ بلکہ دیگر ممالک کے مدبرین بھی ہندوستانی مسیحی مستورات کی تعلیمی ترقی کے ثناخواں ہیں کیونکہ ہماری جماعت ایک نئے اور اعلیٰ طرز کی عورتیں ہندوستان میں پیدا کر رہی ہے جو آئندہ

انتخاب الاخبار

علاج دق

دہرہ میں مسٹر بہرام جی مالاباری کی کوشش اور سعی سے جو علاج دق کے لئے مکانات تعمیر ہوئے ہیں کہ مریض عمدہ آب و ہوا میں رہکر تپ کہنہ کی بیماری سے شفایاب ہوں۔ اس قدر کامیابی ہوئی کہ اب ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے۔ بابو بیناپ چندر منتظم ایڈیٹروں کو لکھتے ہیں کہ اس مقام میں ۲۵ آدمیوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور اسی قدر آدمی موجود ہیں بہت سے لوگ درخواستیں بھیجتے ہیں مگر ان کے آرام و آسائش کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ لہذا لوگوں کو عزم نہیں کرنا چاہئے مرض دق اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ تبادل آب و ہوا کیلئے لوگوں کو پہاڑوں یا ایسے مقامات میں جہاں آب ہوا وغیرہ مرض کے لئے اچھی ہو مکانات نہیں ملسکتے ہیں۔ الموڑہ میں تمام مکانات بھرے ہوئے ہیں۔ مریضوں کی تکالیف کم کرنے والے اس سے بہتر کوئی طریقہ اختیار نہیں کرسکتے ہیں کہ وہ الموڑہ کے قریب جلد اعلےٰ درجہ کا سینیٹوریم تیار کرائیں جس میں متوسط درجہ کے لوگ جو دھرم میں جگہ نہیں پاسکتے ہیں مقیم ہوکر اپنی کھوئی ہوئی صحت حاصل کریں۔ (ہندوستان)

بادشاہ کی تصویر کی عزت کرو

کچھ عرصہ ہوا امریکہ کی ایک مشہور ایکٹرس (تھیٹر میں گانیوالی لیڈی) نے ایک اخبار پر اس بنا پر ہتک کا مقدمہ دائر کیا تھا کہ اُس نے دو معمولی درجہ کی ایکٹرس لیڈیوں کیساتھ اس لیڈی کی تصویر شایع کی اور اس طرح اُس کی شہرت کو نقصان پہونچایا۔ اب اسی قسم کا ایک اور واقعہ حال میں ہندوستان میں گزرا ہے۔ ایک بنگالی نوجوان کو کلکتہ میں ۲۵ روپیہ جرمانہ اس جرم میں ہوا کہ ملک معظم مرحوم کی تصویر قابل اعتراض تصاویر کے ساتھ فروخت کر رہا تھا عدالت نے اُس کی تمام تصاویر ضبط کرنے کا حکم دیدیا۔ (در)

دہلی میں ہندو جوتے والے

دہلی میں چند ہندو اصحاب نے ایک دوکان کھولی ہے جہاں جوتے نہ صرف فروخت کئے جاوینگے بلکہ تیار بھی کئے جاوینگے۔ اس پر مسلمان اخبارات میں شور مچگیا ہے تعجب ہے کہ مسلمان اخبارات یوں تو ہر وقت شکائت کرتے رہتے ہیں کہ تمام اچھے پیشے ہندوؤں نے چھین لئے اور موچی گری وغیرہ ذلیل کام مسلمانوں کیلئے چھوڑ دیئے۔ لیکن جب ہندو اس ذلیل کام کی طرف راغب ہوتے ہیں کہ مسلمان بھائیوں کو اس پیشہ کی ذلت سے بچایا جاوے تو مسلمان اور بھی شکایت کرتے اور شور مچاتے ہیں۔ اونٹ پہاڑ پر چڑھتے بھی چلاتا ہے اور اُترتے بھی چلاتا ہے دیکھیں کسی طرح چپ بھی کرتا ہے یا کہ نہیں۔ (د)

ایک نئی تجویز

شہر لاہور کے قریب رفعدار غلام محمد صاحب کو ایک وسیع رقبہ کا احاطہ نہایت مفید تجربہ کے لئے دیا گیا ہے۔ رفعدار صاحب مرغوں۔ بٹیروں کی افزایش نسل ایک بڑے پیمانے پر کرینگے جس سے کھانے والے شوقینوں کو یہ جانور اور انڈے بقیمت ارزاں دستیاب ہوسکیں۔ اگر اس تجربہ میں کامیابی ہوئی تو بہت منافع کی اُمید کیجاتی ہے۔ مرغوں اور انڈوں کے شوقین کھانے والے ہر روز بڑھتے جاتے ہیں لیکن یہ چیزیں اتنی گراں ہوتی جاتی ہیں کہ اسی خیال سے رفعدار غلام محمد کو تجربہ مذکور کا خیال پیدا ہوا ہے۔ انکو جو رقبہ اجارہ پر دیا گیا ہے۔ اُسمیں بڑے پیمانے پر افزایش نسل کا تجربہ کیا جاویگا۔ (در)

جدید سکہ

بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند فوراً ہی کارروائی کریگی کہ شاہ جارج پنجم کے سکہ کے سانچے جلد تر بنوائے۔ کہ جیسی ہی رسم تاجپوشی ادا ہو جدید سکے ملک میں جاری ہوجائیں۔ ہم جدید سکہ کے متعلق یہ تحریک کرنا چاہتے ہیں کہ عبارت سکہ میں خفیف اضافہ کیا جاوے اس وقت روپیہ دوانی تک کے سکہ میں عبارت سکہ صرف انگریزی و اردو میں ہوتی ہیں۔ حالانکہ اکنیاں جو حال میں جاری ہوئی ہیں اُن پر چار زبانوں میں عبارت لکھی ہوئی ہے۔ ایک بہت بڑے گروہ کو آسانی ہوجاوے۔ اگر علاوہ ان دونوں زبانوں کے ناگری حروف میں بھی سکہ کی قیمت اور حالات درج ہوں جس احتیاط کے ساتھ نکل کے سکہ پر چار زبانوں میں عبارت لکھی گئی ہے اسی طرح سونے اور چاندی کے سکوں پر عبارت اضافہ ہوسکتی ہے (د)

ہندوستان کیلئے ایک نئی صنعت

ہندوستان گرم ملک ہونے کے باعث ایک صنعت کے فروغ کے لئے موزوں ہے اور ہندوستان کے بعض حصے تو نہایت ہی موزوں ہیں۔ یہ صنعت عقابوں کی پرورش اور تجارت سے متعلق ہے اُن کی پرورش میں احتیاط بہت کم کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے اول ہفتے میں تو کنکریوں پر گذارہ کرلیتے ہیں اور بعد میں عمر بھر الفالفہ (ایک قسم کی گھاس) پر گزارہ کرلیتے ہیں۔ اور ایک ایکڑ الفالفہ چند عقابوں کے ایک سال گذارہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ ہر عقاب میں ہر سال دو دفعہ پر نکلتے ہیں جنکی قیمت دو سو روپیہ ہوتی ہے اور ایک مادہ ہر سال ۷ عدد سے لیکر ۹۹ تک انڈے دیتی ہے۔ اگر کل کے ذریعے ان کے بچے نکالے جائیں تو ۹۵ فیصدی عقاب بڑھ سکتے ہیں ۵ سال کے عقاب کی قیمت ۸۰۰ روپیہ ہوتے ہیں ۱۰ ماہ کی عمر ایک عقاب سے ۱۵۰ روپیہ کے پر حاصل ہوسکتے ہیں اور انکے بعد ۱۱۰ سے ۵۰۰ روپیہ کے پر عقاب کی اوسط عمر انسان کے



برابر ہوتی ہے اور وہ ۵۰ سال کے بعد بوڑھا ہوتا ہے۔ دیکھیں اہل ہند اس صنعت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ لیکن میری رائے میں اس کا تجربہ راجپوتانہ کی ریاستوں میں جہاں کا موسم گرم و خشک ہو ضرور اور جلد تر کرنا چاہئے۔ (پیسہ اخبار)

ہیلی کا دُمدار ستارہ

ہیلی کے دمدار ستارہ کے منحوس اثر سے اہل انگلستان میں بھی نہیں بچے ہیں ستارہ کا خراب اثر ہو یا نہ ہو مگر پنجاب کے مزارعین اور مہاجنان غلہ نے تو یقین کر لیا ہے کہ امسال قحط پڑیگا۔ لہٰذا وہ گھروں سے غلہ نہیں نکالتے ہیں اور سال بھر کے کھانے کا ذخیرہ بیچنا نہیں چاہتے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے حسب دستور انتظام کیا تھا کہ اسٹیشنوں پر غلہ زیادہ ہو کر گیہوں کے لدان کے وقت آرام طے یعنی اس کو محکمہ زراعت سے معلوم ہو گیا تھا کہ امسال گیہوں کی پیداوار اچھی ہے لہٰذا ولائیت کی مال کی روانگی خوب ہوگی مگر وہاں اُلٹا اثر ہوا یعنے پرسال سے بھی مال کم جاتا ہے برسات بھی سر پر آن کھڑی ہوئی کہاں ریلوے کے گوداموں میں تل رکھنے کو بھی جگہ نہ ملتی تھی۔ کہاں وہ خالی پڑے ہوئے ہیں۔ زائد عملہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سرگوشیاں ہو رہی ہیں کہ دیکھئے اب لندن میں گیہوں کا کیا بھاؤ رہتا ہے ہیلی کے دمدار ستارہ کی وجہ سے ہز ہائنس نظام حیدرآباد بہت پریشان ہیں۔ آپکو ستارہ کی نحوست میں یقین ہے۔ دربار کے جوتشی پنڈتوں نے اس یقین کو پختہ کر دیا ہے۔ جب شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کے وفات کی خبر سنکر آپ کو خاص صدمہ پہونچا۔ جس محل میں ہز ہائنس کا قیام رہتا تھا وہ تبدیل کر دیا گیا ہے اور پنڈت و پجاری بہت کچھ پوجا پاٹ میں مصروف ہیں (ہندوستان)

خرچ کی تنگی

غریبوں کی تو بات ہی کیا ہے وہ تو رو ہی رہے تھے کہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ اور چیزیں مہنگی ہو رہی ہیں۔ لیکن آمدنی تا حال وہی ہے۔ مگر اب شہنشاہوں کو بھی پتہ لگا ہے کہ چیزیں بیشک مہنگی ہو رہی ہیں۔ شہنشاہ جرمن جنہیں کو قریباً اتنا ہی جیب خرچ ملتا ہے جتنا شاہ انگلستان کو لیکن شاہنشاہ مذکور اتنے میں گزارہ نہیں کر سکتے۔ اب جرمن کی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہونیوالا ہے کہ شہنشاہ کو پیداوس لاکھ پونڈ سالانہ ملا کرے کیونکہ آجکل ہر ایک چیز گراں ہو

(آریہ گزٹ)

اسلامیہ مدارس میں مذہبی و صنعتی و فنونی تعلیم دیجاویں

اسلامیہ مذہبی مدارس میں بجائے ضروری علوم کے منطق و فلسفہ وغیرہ جیسے غیر ضروری علوم کی تحصیل پر زور دیا جاتا ہے جو آجکل زیادہ کار آمد نہیں اور تفسیر و حدیث وغیرہ کی تعلیم بھی پورے فلسفہ کے رنگ پر ہوتی ہے مگر ان مدارس میں طلبہ کو کوئی ایسا ہنر نہیں سکھایا جاتا جس کے ذریعہ سے وہ فارغ التحصیل ہوکر آسانی کیساتھ معاش پیدا کر سکیں۔ اس لئے جب مذہبی مدارس کے فارغ التحصیل ہوکر مدرسہ سے علیحدہ ہوتے ہیں تو اپنی کس مپرسی کی حالت دیکھکر اور ضروریات زندگی سے تنگ آکر بجز اس کے کچھ نہیں کر سکتے کہ یا تو واعظ کا پیشہ اختیار کریں۔ اور یا کسی مسجد میں بیٹھکر لوگوں کے صدقات پر قناعت کریں۔ رہے دنیوی مدارس سو ان میں صرف دنیوی تعلیم ہوتی ہے۔ وہاں دین و مذہب کا نشان نہیں طلبہ کے خیالات مذہب کی جانب سے بہکجاتے ہیں۔ ان ضروریات کو مدنظر رکھکر مالیر کوٹلہ کے چند معزز مسلمانوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ ایسا مدرسہ قائم کیا جاوے جس میں لڑکے اور لڑکیوں کا صنعت و حرفت و علوم شرعیہ اور علوم انگریزی حسب ضرورت سکھائے جاویں۔ تاکہ افراد قوم دین اور دنیا میں پہلو بہ پہلو ترقی کریں اور بجائے خیرات کے محتاج بننے کے اور نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرنے کے دستکاری سے اپنا اور اپنے بچوں کے پیٹ پالیں اور اپنے خدا کی اطاعت میں سرگرم رہیں۔ اہل مالیر کوٹلہ کی یہ تجویز قابل تعریف ہے۔ جس سے دیگر اسلامیہ مدارس میں جدید تعلیم کیجانی مفید ہوگی (پیسہ اخبار)

ہندوستانی طلبہ تعلیم انگلستان میں انارکزم پھیلانے کی ناکامیاب کوشش

خوشی کا مقام ہے کہ ہندوستانی طلبہ جو انگلستان میں ہیں اگرچہ اُن میں انارکزم پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن وہ اس کی طرف مطلق دھیان نہیں دیتے ساورکر کے دوستونکو عدالت پولس واقعہ بو اسٹریٹ میں مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے بھی دخل نہیں ہونے دیا جاتا تاکہ ان پر کسی قسم کا اثر نہ پڑسکے اکسٹریمسٹوں کی تعداد لنڈن میں بہت ہی کم ہے پوزیشن قائم رکھنا دشوار ہو گیا ہے۔ صاحب وزیر ہند نے جو تدابیر ہندوستانی طلبہ تعلیم لنڈن کے نفع کی بابت اختیار کی ہیں انکا نمایاں اثر ہو رہا ہے مسٹر ارنلڈ جو طلبہ کی نگرانی اور امداد پر مامور ہیں۔ انکو اپنے کام میں خوب کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس میں شک نہیں کہ بعض ناعاقبت اندیش انگلستان میں ہندوستانی طلبہ کو بگاڑنے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمت کو ہر طرح پست کرنا چاہئے اور اُس کی کافی نگرانی کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ بغاوت اور انارکزم سے دور ہی رہیں (رہ)

ڈاکٹر سکف نیلڈ نے ایک دفعہ ہیضہ پر لکچر دیتے ہوئے کہا کہ اگر لوگ میری تجویز پر عمل کریں تو ہیضہ کبھی پاس نہ آنے پائے۔ تجویز یہ ہے کہ جس موسم میں ہیضہ کا زور ہو تو عرق پودینہ خالی پانی میں نیز آب گندھک اسکے چند قطرے ڈالکر پیویں۔ دن میں تین بار اگر خدانخواستہ ہیضہ ہو جاوے تو پودینہ کا خشک ست جو مثل قلمی کی طرح کا ہوتا ہے لاکر اسکی چند قلمیں کھلا دو تین روز میں کافی ہوتی ہیں۔

(ہندوستان)

گلدستہ اخبار

وکٹوریا ملکہ معظمہ مرحومہ کا بل کا سالانہ خرچ چھ ہزار پونڈ تھا سونے کی قسمیں پہلے پہل ۱۸۴۲ء میں بنی تھیں۔

انگلستان میں ہر سال ۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتے ہیں۔

سب دہاتوں میں سے سب پہلے تانبے کی دہات معلوم ہوئی تھی اور یہی اور حرفت میں سب سے پہلے کام آئی تھی۔

کل دنیا میں نوّے ہزار آدمی روزانہ مرتے ہیں اور اوسطاً ہر سیکنڈ کے بعد ایک آدمی مرتا ہے۔

کنیڈا میں چٹھی رسانوں کی تنخواہ ۹۰ روپیہ ماہوار ہوتی ہے اور وہ اچھی عزت کے مستحق ہوتے ہیں۔ پر یہاں تو انکی قدر ایک عام سپاہی سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اور تنخواہ بھی بہت قلیل ہوتی ہے۔

پنجاب مشن نیوز مخبر ہے کہ مقام ترنتارن سی۔ ایم۔ ایس میں اس سال ہمراسکول میں ۲۵ کلاس جمع ہوئے جنکو عمدہ دینی تعلیم پانیکا موقعہ ملا ہماری رائے میں یہ کام نہایت ضروری ہے اور خوشی کی بات ہے کہ اے۔ بی مشن میں بھی انکی مقامات میں ایسا ہی اجتماع ہوا ہے۔

جیندہ نگر کا ایک فرنچ پولیس افسر ایک یورپین لڑکی مس شیلد کی تلاش میں کلکتہ آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ لڑکی مذکورہ چندہ نگر کے فرنچ ہوٹل سے ایک بڑی مقدار قیمتی زیورات کی چرا کر بھاگ آئی ہے۔ کلکتہ میں معلوم ہوا کہ مس شیلد مذکورہ نے بازار دہرم تولہ کی ایک دوکان سے ایک بائیسکل خریدی جس کی قیمت میں کچھ زیورات گرو رکھے۔ وہ ہزاروں روپیہ کی مالیت میں۔ وہ لڑکی گرفتار کی گئی اور اُس کا مقدمہ جیندہ نگر میں فیصل کرینگے زیورات بھی برآمد کئے گئے ہیں

جاپان سے کانچ کی ہر قسم کی اشیاء بنانے کے طریقے کا حقہ واقفیت پیدا کر کے کئی چند جوان بمبئی میں واپس آئے میں اُن کا ارادہ وہاں ایک بڑا کارخانہ قائم کرنیکا ہے جہاں کانچ کی ہر قسم کی چیزیں بنائی جائینگی۔

کلکتہ کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک پٹھان تاجر اور ایک زمیندار باشندہ پشاور کو سولہ بندوقیں اپنے پاس بلا اجازت رکھنے کی علت میں دو سو روپیہ جرمانہ کیا مسٹر ڈی۔ این سنگھا کو بنگالی تھارٹ ہینڈ ایجاد کرنیکے صلہ میں سرکار نے ۱۰۰۰ روپیہ دیا۔

لوکل

مورخہ ۲۲ جون میں حال کو بخشی غضنفر علی صاحب افسر مال محکمہ بندوبست دورے سے واپس تشریف لاتے ہوئے موضع منڈ پور کے قریب گاڑی سے گر پڑے۔ جناب کے کاربون پر سخت ضرب آئی۔ اور کئی جگہ خراش آئے۔ مگر خدا کا فضل ہوا۔ ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ نے جو کہ خلق مجسم اور اپنے فن میں یکتا ہیں۔ ضرب پر دوا لگا کر پٹی باندھ دی اس سے دم بدم بخشی صاحب موصوف کو آرام ہوتا جاتا ہے امید ہے چند یوم میں کلی صحت حاصل ہوگی بخشی صاحب کی نیک نیتی اور حسن سلوک کے باعث ہر ادنے و اعلےٰ دست بدعا ہے کہ آنجناب کو اللہ تعالےٰ صحت کلی عطا فرماویں۔

مورخہ ۲ جون کو تالاب بارا میں رحمو ولی محمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ کا ایک عزیز کوٹھے کی چھت پر چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ یکایک چھت نیچے بیٹھ گئی۔ وہ معہ چارپائی نیچے آیا۔ مگر خیر ہوئی۔ خدا کی قدرت!

ہمارے مہربان اور رعایا کے سچے خیرخواہ آرہمفری ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر دس یوم کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں ۲۷ جون کو واپس تشریف لاوینگے۔

شہر کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے ہم منتظمان میونسپل کمیٹی توجہ فرماویں۔

تصحیح۔ ۱۲ صفحے کے عنوان ضرورت کے مشتہر کنندہ کو غلطی سے منیجر نورافشاں لکھا گیا۔ اسکی جگہ ملازم منیجر نورافشاں چاہئے تھا۔ ایڈیٹر

ضرورت۔ کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ کے لئے ایک بی۔ اے وی یا ایس اے۔ وی ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد و تنخواہ کی بابت پرنسپل سکول کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت۔ بٹیپسٹ مشن دہلی میں اونے سکولوں کے لئے ۲ ہندی استادوں کی ضرورت ہے جنہوں نے مڈل یا اپر پرائمری پاس کیا ہو اور سند انکے پاس ہو۔ جو صاحب آنا چاہیں وہ پادری ایچ۔ بے۔ ٹامس صاحب سے خط و کتابت کرے اور تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کر لیویں۔ اور نیز اپنے سارٹیفکیٹ وغیرہ کی نقلیں بھیجدیں۔

ضرورت۔ ایک مسیحی استاد کو جو بی۔ اے کا سند یافتہ اور تعلیم کے عمدہ تجربہ رکھتا ہے کسی مشن اسکول یا کسی دوسری جگہ ملازمت کی تلاش ہے گیمس میں بھی اسکو اچھا دخل ہے جس کسی کو انکی ملازمت کی ضرورت ہو تو معہ تنخواہ جو وہ دینا چاہتے ہیں ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر پی معرفت ہیڈ ماسٹر ریڈینیڈنسی اسکول اندور سی۔ آئی

ضرورت۔ ایک ٹرینڈ مسیحی گریجوایٹ (بی۔ اے۔ ایس سی) جسکو ۱۰ سال کا تجربہ بھی تعلیمی سلسلہ ہے کسی مشن اسکول میں ہیڈ ماسٹر یا کسی مشن کالج میں پروفیسر کے کام کی تلاش میں ہے اسکے پاس اول درجے کی اسنادات بھی موجود ہیں۔ جو کچھ دریافت کرنا ہو تو معرفت اسسٹنٹ ایڈیٹر نورافشاں کے دریافت کرو

اشتہار۔ گذارش ہے کہ کمترین سیف اللہ کارک کا بنام فرزند اللہ دتہ طالب علم ۹ ہی کو اسکول سیالکوٹ سے بھاگ گیا ہے اور معلوم نہیں کہ کدھر کو چلا گیا ہے اسکی عمر ۱۶ سال کی ہے اور نقشہ اسکا مندرجہ ذیل ہے

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستّر ہزار روپئے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے۔ اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو انگریزی مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ/ آ
ہندوستان و پنجاب " ۲ے/
غیر ممالک سے " ۵ے/

قیمت ہر حالت میں پیشگی بیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲ر	ے۸ر	ے
چوتھائی کالم	ے۸ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عے	معہ	سے
پورا صفحہ	سے	معہ	اسے

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

اعلیٰ عرق کافور

جبکہ کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی ہلچل پڑجاتی ہے۔ اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہہ تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو۔ یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر پانچ آنہ

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کے ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مخمل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کیلئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی گھبراہٹ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ) +
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے +
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن۔ نمبرہ و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان
تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ/ ۳ یا زیادہ للعہ/ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کو کونول وکیم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے اعسہ تک کو نول لعہ/ +
مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول
۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے . . عہ/
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک +
یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُن کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سال میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کررہے ہیں ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیئے اکسیر ہی ضعف بصارت تاریکی چشم - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت اس لئے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سے فایدہ اُٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو عا روپیہ ممیرے کا سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ + خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے رے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا +